REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲۵

الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ ۵ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ ۔۔ ۹ تبوک ۱۳۳۸ ہش ۹ ستمبر ۱۹۵۹ء ۔۔ نمبر ۲۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

رات نیند آگئی۔ آج صبح عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ —

ربوہ ۸ ستمبر بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل ساڑھے بارہ بجے تک حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھی رہی۔ اس کے بعد سے شام تک ہلکی بے چینی ہوئی۔ گو گزشتہ دنوں کی نسبت کم تھی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ بائیں ٹانگ میں درد کی شکایت ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے نو بجے صبح۔ ربوہ ۸ ستمبر ۱۹۵۹ء

بھارتی سرحد کے قریب ۴۰ ہزار چینی فوج کا اجتماع

بھوٹان کی سرحد کے قریب چینی فوج نے خندقیں کھود رکھی ہیں

گنگ ٹاک (سکم) ۸ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ سرحد پار سے آنے والی اطلاعات کے مطابق اس وقت بھارت، سکم، بھوٹان اور نیپال کی سرحد کے قریب چالیس ہزار چینی فوج پڑی ہوئی ہے۔ بھوٹان کو یہ خدشہ ہے کہ چینی فوج آئندہ ماہ اکتوبر میں اپنے قومی دن کے موقعہ پر بھوٹان کے علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گی۔ ایک اطلاع کے مطابق بھوٹان کی سرحد کے ساتھ ساتھ چینی فوج نے خندقیں کھود رکھی ہیں۔ اور "چمبی ویلی" سے توپیں لا لا کر وہاں نصب کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح نیپال کے بالمقابل تبت کے علاقے میں بھی چینی فوجیں بہت بھاری تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ اور سکم میں تو چینی فوجیں درہ ناتھو لا سے صرف تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ہیں۔ یاد رہے کہ یہ درہ تبت اور سکم کے درمیان قدرتی سرحد کا کام دیتا ہے۔

چینی فوج نے وادی لاہول پر قبضہ کر لیا

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ بھارتی اخبار انڈین ایکسپریس نے اطلاع دی ہے کہ چینی فوج نے مشرقی پنجاب کی پہاڑی وادی لاہول پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس اخبار کی اطلاع کے مطابق مقامی باشندوں سے چینیوں کی معمولی جھڑپیں ہوئی ہیں۔ چنانچہ چینی سپاہیوں نے چالیس مقامی لوگوں کو اس قید خانے میں ڈال دیا ہے۔ جو ملحقہ تبتی علاقے میں قائم ہے۔ اخبار مذکور نے یہ بھی لکھا ہے کہ وادی لاہول پر قابض چینی فوج کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔

لاسہ میں پانچ بھارتی باشندے گرفتار

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں کہا کہ لوک سبھا میں چین سے متعلق میرے پچھلے بیان کے بعد شمال مشرقی ایجنسی کے علاقے میں کوئی نیا واقعہ پیش نہیں آیا۔ بھارتی وزیراعظم سرحدی تعلقات کے متعلق سوالات کا جواب دے رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ لاسہ میں پانچ بھارتیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

نہری پانی کی تقسیم کے متعلق آج لندن میں بات چیت پھر شروع ہو رہی ہے

پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے اپنی اپنی حکومتوں کی رائے معلوم کرکے واپس پہنچ گئے

لنڈن ۸ ستمبر۔ آج صبح لنڈن میں دریائے سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم کے متعلق عالمی بنک، پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان بات چیت پھر شروع ہو رہی ہے۔ یہ بات چیت کئی ہفتہ تک جاری رہنے کے بعد گزشتہ ماہ کی ۲۵ تاریخ کو ملتوی کر دی گئی تھی۔ تاکہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے طے پانے والے بین الاقوامی معاہدہ کے بعض پہلوؤں کی تفصیل اپنی اپنی حکومتوں کو سمجھا سکیں۔ اب دونوں ملکوں کے وفد اپنی اپنی حکومتوں کی رائے معلوم کرکے واپس پہنچ گئے ہیں۔ کل عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر آئی لف نے (جن کی صدارت میں مذاکرات ہو رہے ہیں) کل اپنے مشیروں سے بات چیت کی۔ عالمی بنک کے ایک نمائندے نے کل بتایا۔ کہ مذاکرات کا جو آخری دور شروع ہونے والا ہے مسٹر آئی لف اس کی کامیابی کے بارہ میں بہت پُر امید ہیں۔

روسی پروپیگنڈا کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان ایران کی پوری مدد کریگا

تہران ۸ ستمبر۔ وزیر خارجہ پاکستان جناب منظور قادر نے کل یہاں شہنشاہ ایران سے ملاقات کی۔ جو ۳ گھنٹے تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا میں نے سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن کے معاملات پر شہنشاہ سے تفصیلی بات چیت کی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا روس ایران کے خلاف جو پروپیگنڈا کر رہا ہے پاکستانی اسے بہت ناپسند کرتے ہیں۔ نیز کہا اس بارہ میں میرا ملک ایران کی پوری مدد کرے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

مومن کو ہمیشہ اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر رکھنی چاہیئے

ہمیشہ جائزہ لیتے رہو کہ جو کچھ تم اپنی زبان سے کہتے ہو تمہارا عمل بھی اسکی تصدیق کرتا ہے یا نہیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ جولائی ۱۹۵۴ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ ہے۔ جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالےٰ نے انسان کو جہاں زبان دی ہے وہاں اسے

ہاتھ پاؤں بھی دیئے ہیں

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ زبان تو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ہاتھ پاؤں کم استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ زبان کی بات پر کم اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ اور ہاتھ پاؤں کے کام پر زیادہ اعتبار کیا جاتا ہے۔ زبان ایسی چیز ہے کہ بڑے سے بڑا جھوٹ بھی بول سکتی ہے۔ آخر مسیلمہ کذاب کو جو ہم کذاب کہتے ہیں۔ تو زبان کی وجہ سے ہی یا اور انبیاء کے جو دشمن تھے۔ ان کو اگر ہم بُرا کہتے ہیں۔ تو ان کے متکبرانہ دعووں ان کی تعلیوں اور ان کی راستی اور ہدایت سے دوری کی وجہ سے ہی بُرا کہتے ہیں۔ پھر انسان کے اندر بات کو چھپانے کا ایسا مادہ رکھا گیا ہے۔ کہ ہزاروں آدمی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن ہم پہچان نہیں سکتے کہ وہی ان کا عقیدہ ہے۔ یا ان کا کوئی اور عقیدہ ہے۔

قرآن کریم میں آتا ہے

کہ منافق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آ آکر کہتے تھے۔ کہ خدا کی قسم تو اللہ کا رسول ہے بات ٹھیک تھی۔ آپ واقعہ میں اللہ تعالےٰ کے رسول تھے۔ مگر بجائے اس کے کہ خدا ان کی تعریف کرتا۔ اور کہتا کہ یہ لوگ بڑے اچھے ہیں۔ اللہ تو فرماتا ہے کہ ہم بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ مگر منافق جھوٹ بول رہے ہیں۔ اب بات انہوں نے سچ ہی کہی تھی۔ مگر پھر انہیں جھوٹا کیوں کہا؟ اس لئے کہ

زبان سے تو سچ کہا تھا

مگر ان کا دل اس عقیدہ کو جھٹلاتا تھا۔

پس چونکہ ان کا دل اس کو جھٹلاتا تھا۔ اس لئے چاہے وہ سچا کلمہ کہہ رہے تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان کی مذمت کی۔ اور ان کے جھوٹ کو ظاہر کر دیا۔ تو خالی زبان کی باتیں کافی نہیں ہوتیں۔ انسان کو ہمیشہ

اپنے عمل اور اپنے کردار سے

اپنی خوبی لوگوں پر ظاہر کرنی چاہیئے۔ ہم نے دیکھا ہے بیسیوں آدمی مخلصانہ باتیں کرتے رہتے ہیں۔ لیکن وقت پر ان کی دھوکہ بازی اور غداری ظاہر ہوجاتی ہے۔ اور ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کے متعلق بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے اندر اخلاص نہیں۔ لیکن مشکلات کے وقت وہ قربانی کرجاتے ہیں۔ پس مومن کو ہمیشہ اپنے

اعمال کی درستی

کی فکر کرنی چاہیئے۔ ظاہر اعمال میں عبادتیں اور نمازیں ہیں۔ جو پانچ وقت بندوں کی خدا تعالےٰ سے ملاقات کرواتی ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو نمازوں کے پابند ہیں۔ پہلے یہ کہا جاتا تھا۔ کہ سو فیصدی احمدی نماز کے پابند ہیں۔ مگر اب ہم نہیں کہہ سکتے کہ سو فیصدی احمدی نمازوں کے پابند ہیں۔ مسلمان تو خیر تیرہ سو سال کے بعد بڈھے ہوئے تھے۔ افسوس ہے کہ بعض احمدی پچاس ساٹھ سال میں ہی کمزور ہوگئے ہیں۔ تیرہ سو سال تک مسلمانوں نے یہ بات نبھائی وہ کہتے تھے کہ نماز پڑھو۔ اور خود بھی نماز پڑھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ زکوٰۃ دو۔ اور خود بھی زکوٰۃ دیتے تھے وہ کہتے تھے کہ حج کرو۔ اور خود بھی حج کرتے تھے۔ اب تیرہ سو سال کے بعد ان میں

ضعف اور کمزوری

پیدا ہوگئی۔ اور انہوں نے کہنا تو شروع کیا۔ کہ نماز پڑھو مگر نماز پڑھنے کا شوق ان میں نہیں رہا۔ انہوں نے کہنا شروع کیا۔ کہ زکوٰۃ دو اور خود زکوٰۃ نہیں دیتے۔ انہوں نے کہنا شروع کیا کہ حج کرو۔ مگر اکثر مسلمان استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے۔ لیکن بعض احمدیوں میں تو ابھی سے کمزوری کے آثار پیدا ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ تم اسے زمانہ کا اثر کہہ لو۔ یورپ کا اثر کہہ لو۔ دنیا داری کا اثر کہہ لو۔ بہر حال جس طرح وہ اپنے ماحول کے اثر کے نیچے تھے۔ اسی طرح ہم اپنے ماحول کے اثر کے نیچے ہیں۔ لیکن ہم میں کمزوری ان سے زیادہ جلدی آگئی ہے۔

ہماری مثال

تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی تیرہ چودہ سال کا ہو اور وہ کُبڑا ہو جائے۔ ایسے شخص کو دیکھ کر سب کو رحم ہی آئے گا۔ کہ ابھی تو اس نے جوانی بھی نہیں دیکھی۔ اور یہ پہلے ہی کُبڑا ہوگیا ہے۔ پھر عبادتوں کے علاوہ ایسے اخلاقی کام بھی ضروری ہیں۔ جن میں اپنی اور دوسروں کی اصلاح شامل ہو۔ مثلاً ظلم نہیں کرنا۔ فساد نہیں کرنا۔ دھوکے بازی نہیں کرنی۔ چوری نہیں کرنی۔ ڈاکہ نہیں ڈالنا۔ لوگوں کا دل نہیں دکھانا۔ اگر کوئی شخص ان باتوں پر عمل کرتا ہے۔ تو سب لوگ کہتے ہیں۔ کہ فلاں بڑا نیک ہے۔ اور اگر عمل نہ کرتا ہو۔ تو سب اس کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی بڑا آدمی ہو۔ جس کے منہ پر لوگ اس کی مذمت نہ کرسکیں۔ تو پیٹھ پیچھے اس کی ضرور بُرائی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ فلاں بُرا آدمی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اور اس نے کہا کہ

مہاجروں پر بڑا ظلم

کیا جاتا ہے۔ اور ان کے حقوق کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ جب وہ اٹھ کر چلا گیا۔ تو ایک شخص نے کہا۔ کہ یہ سب سے زیادہ جھوٹا انسان ہے اب اُسے سامنے تو کچھ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن اِدھر اس نے پیٹھ پھیری اور اُدھر دوسرے شخص نے بتایا کہ یہ خود بڑا گندہ اور جھوٹ بولنے والا ہے۔ اس کی بات کا کیا اعتبار ہے۔ تو مونہہ سے اگر کوئی کہتا ہے۔ لیکن عمل نہیں کرتا۔ تو کہنے والے کہتے اور محسوس کرنے والے محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ فریب کر رہا ہے۔ پس

مومن کو چاہیئے

کہ اپنی زندگی اپنے قول کے مطابق بنائے۔ آخر ہر انسان نے اس دُنیا میں رہنا ہے۔ اور ہر انسان نے ایک دن مرنا ہے۔ خواہ کوئی تن آسانی کے ساتھ رہے۔ خواہ تکلیف میں اپنی زندگی کے ایام کاٹے۔ اور خواہ کسی کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ انسان نے مر کر مٹی ہو جانا ہے۔ اور خواہ وہ یہ سمجھے۔ کہ

مرنے کے بعد

انسان جنت یا دوزخ میں جاتا ہے۔ بہر حال یہ تو کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی خیال نہیں کرسکتا۔ کہ مرنے کے بعد اس کے ساتھ کچھ نہیں ہوگا۔ جو شخص کھاتا پیتا لڑتا جھگڑتا اچھے کام کرتا یا بُرے کام کرتا ہے۔ وہ اتنا تو سمجھتا ہے کہ سانس رُکنے کے بعد کچھ نہ کچھ کیفیت ضرور پیدا ہوگی۔ خواہ یہ مان لو۔ کہ انسان مر کر مٹی ہو جاتا ہے۔

اور خواہ یہ مان لو کہ وہ جنت یا دوزخ میں جاتا ہے ہر حال کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔ پس

انسان کی سوچنا چاہیئے

کہ جب مرنے کے بعد کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے تو اگر وہ بُرے اعمال کرتا رہا۔ تو اس آئندہ آنے والی زندگی میں اس پر کیا گذرے گی۔ اور اگر وہ کسی زندگی کا قائل نہیں تب بھی اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ فائدہ نیک اعمال میں ہی ہے خواہ انسان نے مر کر مٹی میں مل جانا ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک دفعہ ایک دہریہ نے بحث کی اور کہا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ ثبوت تو بڑے بڑے ہیں لیکن میں تمہیں

ایک موٹی بات بتا دیتا ہوں

تمہارا دعویٰ ہے کہ خدا کوئی نہیں اور میرا دعویٰ ہے کہ خدا ہے۔ میں اس کی کوئی دلیل نہیں دیتا کہ میں سچا ہوں اور تم سچے نہیں فرض کرو میں سچا ہوں اور تم جھوٹے ہو یا تم سچے ہو اور میں جھوٹا ہوں تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوا۔ اور تم سچے ہوئے۔ تو میرا کیا حشر ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ خدا ہے اور تم کہتے ہو کہ خدا نہیں اگر تمہاری بات سچی ہے اور خدا کوئی نہیں تو میرا حساب تو ہونا ہی نہیں۔ اگر میں مر گیا۔ تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔ جس طرح تم مٹی ہو جاؤ گے اسی طرح میں بھی مٹی ہو جاؤں گا لیکن

فرض کرو

میں سچا ہوں اور تم جھوٹے ہو اور میں یہ کہتا ہوں کہ خدا ہے تو اگر مرنے کے بعد میری بات سچی نکلی تو تمہیں جوتے پڑیں گے یا نہیں۔ پس اگر تمہارا عقیدہ سچا ہے تو مجھے کوئی خطرہ نہیں۔ اور اگر میرا عقیدہ سچا ہے تو پھر تمہارے لئے خطرہ ہے۔ اسی طرح اگر تم مٹی میں مل جانے والے ہو مرنے کے بعد تمہیں کوئی انعام نہیں ملے گا۔ کوئی نئی زندگی نہیں ملے گی۔ تو کم سے کم ان نیکیوں کے نتیجہ میں دنیا کے لوگ تو تمہیں یاد کرتے رہیں گے کہ فلاں بڑا اچھا آدمی تھا۔ پس ان نیکیوں کے بجا لانے میں تمہارا نقصان کوئی نہیں۔ لیکن اگر خدا نے حساب لینا ہے اور اگر مرنے کے بعد تم نے جنت یا دوزخ میں جانا ہے تو تم سوچو کہ اگر تم صرف مُنہ سے کہتے رہے لیکن عمل نہ کیا تو تم وہاں کیا کرو گے۔

قرآن کریم میں آتا ہے

کہ مرنے کے بعد جب لوگوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے کہ کاش ہمیں پھر دنیا میں واپس لوٹا یا جائے تا کہ ہم نیک اعمال بجا لائیں۔

پس ایک چیز جو روزانہ نظر آتی ہے۔ کیوں انسان اس کے متعلق غور نہیں کرتا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ہر ایک نے ایک دن مرنا ہے کوئی جوان ہو کر مرتا ہے کوئی بوڑھا ہو کر مرتا ہے۔ کوئی بچپن میں مر جاتا ہے اور پھر کوئی موٹر کے نیچے آکر مرتا ہے کوئی چھت کے نیچے آکر مرتا ہے۔ کوئی بجلی لگنے سے مرتا ہے۔ کوئی ڈوب کر مرتا ہے۔ کوئی بیماری سے مرتا ہے۔ ایسا تو ہم نے کوئی نہیں دیکھا جو مرتا نہیں۔ پس اگر وہ

قربانی اور ایثار کرتا ہے

اور خدا کوئی نہیں حساب کوئی نہیں۔ تو مرنے کے بعد اسے نقصان کچھ نہیں اور اگر خدا ہے اور حساب ہے اور اس نے دنیا میں منہ سے تو باتیں کیں۔ لیکن عمل نہیں کیا۔ تو وہ مرنے کے بعد ضرور پکڑا جائے گا۔ یہ ایک اتنی موٹی چیز ہے۔ کہ ہر ایک کو اس سے

سبق لینا چاہیئے

اور نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور اگر کوئی شخص اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتا۔ تو پھر کوئی انسان اسے سمجھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

ذرّے کو گر پہچانیئے خاور سے کم نہیں

ذرہ کو گر پہچانیئے خاور سے کم نہیں
قطرے کو جانچیئے تو سمندر سے کم نہیں

تو شوق کی نگاہ سے دیکھے اسے اگر
کانٹے کی نوک روئے گلِ تر سے کم نہیں

ہو کائنات کی تجھے گر معرفت نصیب
ناچیز سنگریزہ بھی گوہر سے کم نہیں

اِک دردمند آنکھ سے جو خاک پر گرے
وہ اشکِ گرم صبح کے اختر سے کم نہیں

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ضروری ہے کہ تقویٰ اور خشیت تم میں سب سے زیادہ پیدا ہو

(۱) "تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے (اس طرح تم) خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے! ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہوگا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے اسلئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔ تم پر خدا تعالیٰ کی حجت سب سے بڑھکر پوری ہوئی ہے تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا ہے پس تم خدا تعالیٰ کے الزام کے نیچے ہو اسلئے ضروری ہے کہ تقویٰ اور خشیت تم میں سب سے زیادہ پیدا ہو۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۱ء)

(۲) یاد رکھو کہ صرف لفظی اور لسانی کام نہیں آسکتی جبتک کہ عمل نہ ہو محض باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کبر مقتاً عنداللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔ (الصف)

(۳) ـــ جس طرح دشمن کے مقابلہ پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہے تا کہ دشمن حد سے نہ نکلنے پاوے اسی طرح تم بھی تیار رہو! ایسا نہ ہو کہ دشمن سرحد سے گذر کر اسلام کو صدمہ پہنچا دے۔ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو، تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو۔ جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو۔ اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے قومیں انکو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو۔ کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنیوالے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔ (ملفوظات ص ۴۳ ج ۲)

ہمارے جرمن ترجمہ قرآن مجید پر رسالہ "الازہر" کا تبصرہ

جرمن زبان میں ایک بہترین ترجمہ ہے جس میں باریک بینی اور احتیاط کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے اس کی اشاعت یقیناً عظیم فوائد کی حامل ہے

(الازہر)

احباب کرام کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق اور حضور کی زیر نگرانی تراجم قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں ۱۹۵۴ء میں جرمنی زبان میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہوا تھا۔ یہ ترجمہ جرمنی میں طبع کروا کر تحریک جدید کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔

اس ترجمہ پر یورپ کے مستشرقین اور موقر جرائد نے بلند پایہ ریویو لکھے تھے۔ جو وقتاً فوقتاً ہمارے اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ حال میں جامع ازہر (مصر) کے آرگن رسالہ "الازہر" میں جو شیخ الجامعہ الازہر کی زیر نگرانی قاہرہ سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ ہمارے جرمنی ترجمہ قرآن پر جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ ماضی صاحب منیجر مدارس دینیہ مصر کی طرف سے ایک مفصل ریویو شائع ہوا ہے جسے قارئین الفضل کی خدمت میں عربی سے ترجمہ کروا کر پیش کیا جاتا ہے۔

جامعہ ازہر کے متعلق یہاں صرف اس قدر ذکر کرنا ضروری ہے کہ ازہر اسلامی دنیا میں سب سے پرانی دینی درسگاہ ہے جس کی سرپرستی اور انتظام و انصرام حکومت مصر کرتی ہے اور اس میں سے آج تک ہزاروں علماء اور فضلاء پیدا ہوتے ہیں۔

ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ علماء مصر کے ایک معتد بہ حصہ کا خیال تھا کہ قرآن شریف کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا منع ہے۔ جامع ازہر کے آرگن میں ایسے ریویو کا شائع ہونا عالم اسلام میں ایک خوشگوار ذہنی تبدیلی کا مظہر ہے۔ اسلام کی سربلندی کے لئے ہماری کوششوں کا خیر مقدم ہمارے لئے باعث مسرت ہے۔ یہ ترجمہ جو امین اللہ خان صاحب سالک نے کیا ہے، درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

Der Heilige Quran

از ڈاکٹر محمد عبداللہ ماضی صاحب

منیجر مدارس دینیہ

{ "یہ ترجمہ جماعت احمدیہ کی طرف سے زیوریچ (سوئٹزرلینڈ) اور ہمبرگ (جرمنی) میں احمدیہ مسلم جماعت کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد "خلیفۃ المسیح الموعود" کی زیر نگرانی شائع ہوا ہے۔ }

ایڈیشن اوّل سنہ اشاعت ۱۹۵۴ء

اُنتو ہر سوقتس پریس بمقام فیس بادن (مغربی جرمنی)

یہ ترجمہ یا یہ کتاب ایک مبسوط دیباچہ اور قرآن شریف کے جرمن زبان میں ترجمے پر مشتمل ہے اس کا دیباچہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے لکھا ہے۔ جہاں تک نفسِ ترجمہ کا تعلق ہے۔ میں نے مختلف مقامات پر مختلف سورتوں کی متعدد آیات کا ترجمہ بغور دیکھا اور اس ترجمہ کو قرآن مجید کے آج تک شائع شدہ ترجموں میں سے بہترین ترجمہ پایا ہے۔ اس کے ترجمہ میں نہایت باریک بینی اور احتیاط کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور ادائے معنی کے لئے انتہائی کاوش سے کام لیا گیا ہے تاکہ عربی میں نازل شدہ قرآنی آیات کی صحیح ترجمانی ہو سکے۔

مترجم نے واضح کر دیا ہے کہ یہ امر انسانی استطاعت سے بالا ہے کہ عربی کے محکم اسلوب اور قرآن مجید کی کمال بلاغت و اعجاز جیسی خصوصیت کو کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے برقرار رکھا جا سکے۔ یہ خصوصیت اس عربی متن میں ہی پائی جاتی ہے۔ جس میں خدا نے اسے اپنے رسول پر نازل کیا اور جس میں کوئی تحریف نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انہوں نے احتیاط کے طور پر ترجمہ کے ساتھ ساتھ اس کا عربی متن بھی شائع کیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والا موازنہ کر سکے۔ اور جو معنی اسے زیادہ موزوں نظر آئیں۔ انہیں اختیار کرے۔

بعض آیات جو جہاد اور جنگ سے متعلق تھیں انہیں میں نے بنظر غائر دیکھا۔ اس ارادہ سے کہ ہو سکتا ہے کہ اس ترجمہ میں احمدیت کے جہاد سے متعلق مخصوص عقائد کا اظہار کیا گیا ہو کیونکہ عام مسلمانوں کے نظریہ کے خلاف احمدی کہتے ہیں "تلوار کا جہاد منسوخ ہے اور ضروری ہے کہ غیر جنگجویانہ (پرامن) ذرائع سے جہاد کیا جائے اور اس (نظریہ) پر جماعت احمدیہ ہمیشہ ہی برطانوی استعمار کے ساتھ اپنی دوستی کا دم بھرتی رہی ہے" (معلوم ہوتا ہے کہ تبصرہ نگار کو مسئلہ جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کے صحیح موقف کا علم نہیں ہے) ناقل)

میں نے ان مشارالیہ آیات کو بغور پڑھا اور دیکھا کہ ان آیات کے ترجمہ میں اس نظریہ کی طرف جس کا مجھے اندیشہ تھا، ذرا بھی اشارہ نہیں ہے۔

مصنف نے اس دیباچہ میں کئی ٹھوس اور فلسفیانہ اسلامی بحثوں کو درج کیا ہے۔ انہوں نے اسے دو حصوں میں منقسم کیا ہے پہلے حصہ میں ان انسانی ضروریات کا ذکر کیا ہے جو نزول قرآن کی مقتضی تھیں اور یہ بتایا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت شامل ہے۔ اور یہ وحدانیت انسانی اجتماعیت کا ایک سبب ہے۔

انہوں نے بتایا ہے کہ جب انسان نے ترقی کی اور لوگ ایک جماعت کی حیثیت اختیار کر گئے۔ تو انہیں ایک ایسی آسمانی تعلیم کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جو تمام لوگوں سے متعلق ہو اور ہر زمانہ اور ہر مقام پر ان کے لئے مناسب ہو۔ اور وہ تعلیم انہیں اللہ کی قدرت اور تمام مخلوق کے رب کی عظمت سے آگاہ کرے پس قرآن جس کے نزول کے متعلق تورات و انجیل نے پیشگوئی کی تھی، ایسا پیغام تھا۔ دیباچہ کے مصنف نے بتایا ہے کہ تورات و انجیل تحریف و تبدیل کا شکار ہو چکی تھیں، اور وہ اس صورت میں نہ رہیں جس صورت میں خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھیں۔ مصنف نے بائبل کی بعض متضاد باتیں بھی درج کی ہیں۔ اور اس کی تعلیم کا کچھ حصہ بھی درج کیا ہے۔ جو خلاف عقل ہے۔ اسی طرح اس دیباچہ میں بائبل کی بعض قابل اعتراض باتیں بتائی گئی ہیں۔ اور اس کی اخلاقی تعلیم کو بھی پیش کیا گیا ہے جو کہ وقتی اور غیر مستقل تھی۔ مصنفِ دیباچہ نے آنحضرت صلعم کی آمد کے متعلق تورات و انجیل کی پیشگوئیاں بھی درج کی ہیں۔ اسی قسم کے دیگر امور حصہ اوّل میں شامل ہیں۔

دیباچہ کے دوسرے حصہ میں مصنف نے قرآن مجید کی اصولی تعلیم کے متعلق بحث کی ہے۔

انہوں نے بتایا ہے کہ قرآن ہی وہ کتاب مقدس ہے جو خدا کا کلام ہے۔ اور جسے خدا نے ہر قسم کی تحریف تبدیلی سے محفوظ رکھا ہے۔ مصنف نے اس سلسلہ میں ان مختلف وسائل کا ذکر کیا ہے جو قرآن کریم کی حفاظت کے لئے بروئے کار لائے گئے جیسے کتابت وحی اور حفاظ کا قرآن مجید کو ازبر یاد کرنا۔ مصنف نے یہ بھی بتایا ہے کہ قرآن مجید کی ترتیب سور و آیات خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ہے ان بحثوں کے علاوہ مندرجہ ذیل امور پر بھی بحث کی گئی ہے۔

- بعض قرآنی پیشگوئیوں کا ظہور
- احکام قرآنی کی حکمت
- زندہ خدا کا عقیدہ
- انبیاء، ملائکہ اور شیطان کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم
- خیر و شر کے متعلق قرآن کریم کا نظریہ
- پیدائش روح کے متعلق قرآنی تعلیم
- قرآن کریم اور معجزات نبویہ
- نماز اور اسلامی مساجد
- روزہ اور حج
- زکوٰۃ اور صدقہ
- حقوق اور اجتماعی فرائض
- اقتصادی نظام
- عورت کے حقوق
- غلامی کا مسئلہ
- نفسِ انسانی یا رُوح
- روحانی نظام کی تکمیل کے لئے قرآنی اصول۔
- ہستی باری تعالیٰ
- خدا تعالیٰ کی ربوبیت عامہ
- خدائے تعالیٰ ——— منبع و مرجع
- صفات الٰہیہ ——— اور یہ کہ خدائی صفات آپس میں متناقض نہیں ہوتیں۔
- خدا تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ
- پیدائش عالم اور انسان کا نقطۂ مرکزی ہونا۔
- انسانی پیدائش کا مقصد
- قانون قدرت اور قانون شریعت
- قانون اخلاقی اور قانون اجتماعی
- قرآن ہی مقدس اور کامل کتاب ہے۔
- حیات بعد الموت

ان کے علاوہ اور بہت سے اہم دینی امور پر بھی بحث کی گئی ہے۔

اگر ہم ان مجمل اور احمدیت کے مسلک جہاد سے مختص تلمیحات کو، جو کہ صفحہ ۱۳۲ پر باہمی فروعی اختلافات" کے زیر عنوان مندرج ہیں، نظر انداز کر دیں تو یہ دیباچہ اپنے دونوں حصوں میں مجموعی طور پر عظیم الشان اسلامی بحثوں پر مشتمل ہے، اور اس میں قرآن مجید سے متعلق اسلامی تعلیم و افکار کو جرمن زبان

میں اسلامی رنگ میں پیش کیا گیا ہے.....

(اس کے آگے تبصرہ نگار نے اُس حصّہ پر سُنی سنائی یکطرفہ باتوں کی بناء پر جرح و قدح کی ہے جو دیباچہ قرآن مجید کے آخری حصہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جس میں احمدیت اور خلافت احمدیت وغیرہ کا ذکر ہے۔ مترجم)

آخر میں تبصرہ نگار نے لکھا ہے کہ

"اگر اس ترجمہ اور مقدمہ سے اُس آخری جزو (جس میں جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد کا ذکر ہے۔ مترجم) کو الگ کرنا ممکن ہو۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ اس آخری جزو کے سوا باقی کتاب کی اشاعت عظیم فوائد کی موجب ہوگی۔

فانہ لو امکن ذالک لکان فیہ خیر کثیر"

مجلۃ الازہر فروری ۱۹۵۹ء
بمطابق شعبان ۱۳۷۸ء

جماعت احمدیہ کراچی کا شکریہ

(از مکرم محمد شریف صاحب اشرف پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی بیماری کے علاج کے سلسلہ میں ۲۰ اگست کو کراچی تشریف لے گئے تھے اور ۳ ستمبر کو وہاں سے واپس تشریف لائے۔ ان ایام میں جماعت احمدیہ کراچی نے نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کی خدمت کی۔ اور نہ صرف مہمان نوازی کے فرائض پوری خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔ بلکہ حفاظت سے متعلقہ ذمہ واریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی تمام حلقوں کے خدام رات دن سرگرم عمل رہے۔ اسی طرح جماعت کے اعلیٰ عہدیداران اور ذمہ دار اراکین بھی باقاعدگی کے ساتھ حضور کی قیام گاہ پر تشریف لاتے رہے۔ اور مغرب اور عشاء کی نمازیں تو جماعت کی اکثریت حضور کے قیام گاہ پر ہی ادا کرتی رہی۔

جماعت احمدیہ کراچی کی یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ حضور نے روانگی سے قبل تمام دوستوں کو شرف زیارت بخشا۔ اور انہیں اپنی دعاؤں سے نوازا۔ روانگی کے موقعہ پر بھی جماعت کے تمام دوست نہایت اخلاص کے ساتھ کراچی چھاؤنی کے سٹیشن پر اکٹھے ہوگئے۔ اور انہوں نے دلی دعاؤں کے ساتھ حضور کو الوداع کیا۔ کراچی کے خدام نے جملہ انتظامات روانگی میں ہر پہلو سے امداد کی اور بعض خدام حضور اقدس کو الوداع کرنے کے لئے حیدرآباد تک تشریف لائے۔

خاکسار جماعت احمدیہ کراچی کا بالعموم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کا بالخصوص شکریہ ادا کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جماعت کے اخلاص کو قبول فرمائے۔ اور انہیں پہلے سے بھی زیادہ نیکیوں میں بڑھنے اور سلسلہ کی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

بتاریخ ۲ ستمبر ۱۹۵۹ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۷۹ھ کو مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور میں مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ حلقہ نے عزیزم چوہدری شمیم احمد خالد صاحب سب لفٹیننٹ پاکستان نیوی پسر چوہدری غلام رسول صاحب سکنہ کالس ضلع گجرات کا نکاح میری بھتیجی عزیزہ سعیدہ سلمیٰ بنت چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے آف سول سکرٹریٹ لاہور سے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار چوہدری فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ)

نوٹ :۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مینیجر الفضل

ستم کاری کو دیکھا جنہوں نے قوت و طاقت کے نشہ میں اپنے تمام مقبوضات میں ہمارے گرجاؤں کو لوٹا۔ ہماری تمام عبادتگاہوں کو برباد کر دیا۔ ہمیں دردناک سزائیں دیں تو اس نے اولادِ اسمٰعیل کو جنوبی ممالک سے ہم کو رومیوں سے بچانے کے لئے بھیجا۔ عربوں"

اسلام اور رواداری

(عبد الرشید صاحب عراقی)

اسلام میں انسانی رواداری کی جو روح کار فرما ہے، کوئی صاحب عقل و بصیرت انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا یہ رواداری عام انسانوں کے لئے ہے اس میں کسی ایک قوم یا دین کی تخصیص نہیں۔ اس کا صحیح اندازہ ہمیں دعوتِ اسلامی کی حقیقت سے ہو سکتا ہے کہ داعی حق کس بے لوثی کے ساتھ ہدایت انسانی کا فرض انجام دیتا ہے اور روئے زمین سے بغض و عناد ظلم و شر اور فساد کی جڑیں کاٹتا ہے، اور جب وہ ایسا قدم اٹھاتا ہے تو اس کے پیش نظر کسی قوم پر اپنا اقتدار جمانا نہیں ہوتا اور نہ اس کے سینے میں کسی قوم یا مذہب کی طرف سے کوئی بغض، عناد اور عداوت ہی ہوتی ہے۔

اسلام کی یہی روح اور غرض و غایت ہے جو دنیا میں امن و امان قائم کر سکتی ہے اور قوموں میں ہم آہنگی، یگانگت باہمی رواداری، محبت اور ہمدردی پیدا کر سکتی ہے باہمی حسد، طبقاتی جنگ اور قومی و وطنی تعصب سے زندگی کی فضا کو پاک اور صاف بنا سکتی ہے

انسانی رواداری کی یہ روح اسلام کے بنیادی مقاصد میں ہے۔

... جیسا کہ قرآن پاک میں واضح طور پر بیان ہے:۔

"اے انسانو! ہم نے تم کو نر و مادہ سے پیدا کیا ہے اور تم کو قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو" (حجرات)

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

لوگوں سے انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ بات کرو۔ ان میں سے ان لوگوں کے سوا جو ظالم ہیں۔ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو کچھ ہم پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ تم پر اتارا گیا ہے اور ہمارا تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اس کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے "ہمارے پاس سے ایک جنازہ گذرا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی آپؐ کے اتباع میں کھڑے ہو گئے اس پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا، کیا وہ انسان نہ تھا؟ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ"

(حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

اسی خالص انسانی رواداری پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور دوسرے مسلمان عمل پیرا رہے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ایک اندھے گداگر کو بھیک مانگتے دیکھا۔ اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ گداگر ایک یہودی ہے آپ نے اس سے دریافت کیا تم نے یہ پیشہ کیوں اختیار کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، "جزیہ ضرورت۔ بڑھاپا،" — اس پر آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر گھر لائے۔ اور اس وقت کی ضرورت کے مطابق فوراً اس کو کچھ عطا کیا۔ اور پھر اس پر ہی نہیں رہنے دیا۔ بلکہ بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا، اور ساتھ ہی یہ بے مثال اور دلنواز الفاظ ادا فرمائے۔ جو کہ انسانی معاشرے کا ایک زریں اصول ہے۔

"خدا کی قسم یہ کوئی انصاف کی بات نہیں، کہ ہم نے اس کی جوانی سے تو فائدہ اٹھایا اور بڑھاپے میں اس کو اس طرح رسوائی کے ہاتھوں چھوڑ دیں۔ صدقات فقراء اور مساکین کا حصہ ہے اور یہ اہل کتاب میں سے ایک مسکین ہے"۔

رواداری اور انسانی دردمندی کا یہی وہ ثبوت ہے جس نے اقوامِ عالم کو اسلام کے قریب کیا اور وہ نہایت تیزی کے ساتھ روئے زمین پر پھیل گیا۔ غیر مسلم بھی اس وقت کے مذہبی تعصب سے بھاگ کر رواداری، انصاف پروری اور مساوات کی امید میں اسلام کے گوشہ عافیت میں پناہ لیتے تھے

سر ڈبلیو آرنلڈ اپنی کتاب "دعوتِ اسلام" میں رقمطراز ہے۔

"گیارھویں صدی کے وسط میں انطاکیہ کے لاٹ پادری بجائیل اعظم کو اس کا موقع ملا کہ وہ اپنی تحریروں میں ان واقعات کی مدح سرائی کر سکے جو اس کے دینی بھائیوں نے قلم بند کئے تھے۔ پانچ سو سال تک مشرقی کلیساؤں کو اسلامی نظام کے تحت رہ کر اس کو آزمانے کا موقع ملا۔ جس پر غور و فکر کے بعد اس کو عربی فتوحات میں اللہ کا ہاتھ کارفرما نظر آیا"۔

آگے چل کر لکھتا ہے۔

"عربی فتوحات کا اصلی سبب یہ ہے کہ جب خداوند قدوس نے جو تنہا قوت و جبروت کا مالک ہے۔ رومیوں کے ظلم و تباہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

ممالکِ بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحۂ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) بڑے تاجر۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) صناع۔ مستری، لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر، امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیشکردہ:۔ وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

دعائے مغفرت

(۱) عزیز شیخ منصور علی صاحب بی۔ اے بھاگلپور ایک لمبے عرصہ سے پھیپھڑے کی بیماری میں مبتلا رہ کر مورخہ ۲۷ ۵۹ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز موصوف بہت ہی مخلص احمدی نوجوان تھے۔ طالب علمی کے زمانہ سے ہی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال کا عہدہ سنبھالے ہوئے تھے اور بہت خوش اسلوبی سے اپنے کام کو سر انجام دیتے رہے۔ وکالت پاس کرنے کے بعد مرحوم کی شادی ہوئی اور اس کے بعد ہی مہلک بیماری میں گرفتار ہو گئے اور پھر جانبر نہ ہو سکے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید نور الحق بھاگلپوری۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی)

(۲) چوہدری محمد دین صاحب چک ۲۴ جنوبی ضلع سرگودھا کی دختر بشیراں بیگم بعمر ۱۷/۱۸ سال ۹/۵۹ ۲ کو فوت ہو گئیں۔ اس چک میں صرف انہی کا گھر احمدی ہے۔ آس پاس سے احمدی بوجہ بارش جنازہ میں شمولیت نہ کر سکے۔ احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں اور مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد بخش سیکرٹری مال محلہ دار النصر ربوہ)

بریت اور شکریہ

جیسا کہ اکثر احباب کرام کو معلوم ہے میں عرصہ دو سال سے ایک محکمانہ مقدمہ میں ماخوذ تھا۔ آج اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے مجھے باعزت بری کر دیا ہے میں ان تمام بزرگان سلسلہ کا از حد ممنون ہوں جنہوں نے اس عاجز کی بریت کے لئے دعا کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد صادق برادر مولوی غلام باری صاحب سیف
مظفر گڑھ)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

یکم اکتوبر تا ۱۴ اکتوبر

قائدین مجالس اور زعماء حلقہ جات کے انتخابات ہر سال ماہ اکتوبر میں ہوتے ہیں نئے منظور شدہ عہدیداران ۱ نومبر سے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے پہلے پہلے جملہ مجالس میں انتخابات مکمل ہو جانے ضروری ہیں۔ چنانچہ امسال یکم اکتوبر سے ۱۴ اکتوبر ۵۹ء تک کی تاریخیں اس کے لئے مقرر کی جاتی ہیں۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ان تاریخوں کے اندر اندر اپنے انتخابات مکمل کرا کر مجوزہ مطبوعہ فارم پر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت اور ان کی تصدیق اور رائے کے ساتھ رپورٹ بھجوائیں۔ تا مرکز بروقت منظوری کی اطلاع بھجوا سکے۔

بعض مجالس میں حال ہی میں انتخابات ہوئے ہیں۔ یہ انتخابات صرف ۳۱ اکتوبر ۵۹ء تک کے لئے ہوں گے۔ نئے سال کے لئے جو یکم نومبر ۵۹ء سے شروع ہو گا نئے انتخابات ہونے ضروری ہیں۔

یہ امر مد نظر رہے کہ قواعد کے مطابق ہر مجلس میں ہر سال انتخاب ہونا ضروری ہے۔ پس انتخاب ہر جگہ بہرحال کرایا جائے۔ قائدین اضلاع خاص طور پر اس کی نگرانی کریں کہ ان کے ضلع کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جہاں نیا انتخاب نہ ہوا ہو۔

انتخاب قائد کے متعلق مندرجہ ذیل امور مد نظر رکھنے ضروری ہیں

قائد مقامی کا انتخاب علی الترتیب امیر مقامی۔ قائد ضلع یا پریذیڈنٹ مقامی کی صدارت میں کرانا چاہیئے۔ اور اس کی رپورٹ صدر اجلاس کی طرف سے مرکز میں مندرجہ پشت فارم پر بھجوا دی جائے۔ لیکن انتخاب کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور مد نظر رکھے جائیں۔

(۱) جس خادم کا نام قیادت کے لئے پیش کیا جائے وہ پنج وقت نماز باجماعت کا پابند ہو۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راست باز دیانتدار مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ اور ڈاڑھی نہ منڈواتا ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

(۲) قائد اور زعیم کا انتخاب صرف ایک سال کے لئے ہوتا ہے اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ ایک ہی عہدہ کے لئے منتخب نہیں ہو سکتا۔ پس تیسرے سال قائد کی تبدیلی لازمی ہے۔ ہاں اگر کسی جگہ کوئی خاص وجہ ہو تو پھر مرکز سے استثنائی طور پر اجازت حاصل کر کے ایسے خادم کا نام پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۳) مرکز سے منظوری آنے پر نئے عہدیدار کام سنبھال لیں گے اس وقت تک سابقہ عہدیدار ہی برقرار رہیں گے۔

(۴) یہ انتخاب اعلانیہ ہونا چاہیئے (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) ایسے مواقع پر کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا سخت ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ ایسا کرنے والے کے متعلق اگر کسی کو علم ہو تو اس کی اطلاع کرنی چاہیئے۔ اسی طرح ایسے انتخابات کے موقع پر غیر جانبدار رہنا بھی درست نہیں۔ کسی نہ کسی کے حق میں ووٹ ضرور استعمال کیا جائے

(۵) انتخابات کی رپورٹ صدر مجلس کی خدمت میں آنی چاہیئے۔ انہیں انتخاب کے منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار ہے۔

(۶) انتخاب صرف قائد اور زعیم کا ہوتا ہے۔ بقیہ عہدیدار قائد یا زعیم نامزد کر کے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کرتے ہیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مجھے کئی دنوں سے متواتر بخار آ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہوں۔ اس لئے جملہ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(لطف الرحمن ناز محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

(۲) چوہدری غلام دستگیر صاحب پریذیڈنٹ کمیٹی لائلپور کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں بیماری پیچیدہ صورت اختیار کر گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی جلد شفایابی کے لئے دردمندی سے دعا فرمائیں۔

(محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ)

مغربی پاکستان کے شہری علاقوں میں زرعی اراضی کی الاٹمنٹ

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے ضمنی سکیم نمبر ۲ کا اعلان کر دیا

لاہور ۷ ستمبر چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا نے شہری علاقوں میں زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کے نئے سیٹلمنٹ کی سکیم نمبر ۲ کا اعلان کیا ہے۔ شروع میں الاٹمنٹ اس پیمانے پر کی جائے گی جو عبوری امدادی سکیم کے مطابق ہر علاقے کے لئے مقرر ہے۔ دعوے داروں کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ الاٹمنٹ کا پہلا دور مکمل ہونے کا انتظار کریں یا ایسے شہری یا دیہی علاقے میں تبادلہ کر لیں۔ جہاں سکیم کے مطابق زمین دستیاب ہو سکتی ہے۔

سنٹرل ریکارڈ آفس (دیہی) لاہور جلد ہی "فارم یو آر وی" پر اطلاع کے لئے استحقاق کے سرٹیفکیٹ بھیجنا شروع کر دیگا بشرط امکان انہی سرٹیفکیٹوں کی بنیاد پر الاٹمنٹ کی جائے گی۔

سارے دعوے داروں (جن کے قبضے میں زمین تھی یا جنہیں زمین پر موروثی حق حاصل تھا) کے لئے مقررہ شرطوں پر زمین الاٹ کی جائے گی۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دونوں قسم کی شہری اور دیہی زرعی اراضی الاٹمنٹ کے لئے حاصل کی جائے گی۔ زمین کی حسب ذیل اقسام اس سکیم سے مستثنیٰ رہیں گی۔

(ا) جس زمین کو تارکین وطن خود کاشت کرتے تھے یا جو انہوں نے رہن رکھ کر زمین کا قبضہ انہیں دے دیا تھا۔ البتہ اگر کوئی دعویدار ایسی رہن شدہ اراضی کو اس کے رہن کی ذمہ داری قبول کر کے اسے الاٹ کرانے پر تیار ہو تو اسے ایسا کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن حکومت اس زمین کا کوئی معاوضہ دینے کو تیار نہیں ہوگی۔

(ب) جو متروک زمین خیراتی۔ مذہبی یا تعلیمی اداروں سے تعلق رکھتی ہو۔

(ج) جو زمین عمارتوں کی تعمیر کے لئے موزونیت رکھتی ہو یا اسے اراضی پر مہاجرین کی آبادکاری کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ء کے تحت عمارتوں کی تعمیر کے لئے موزوں قرار دیا جا چکا ہو۔

(د) جو زمین غیر تارکین ادنیٰ مالکوں کے قبضے میں ہو یا تارکین وطن کے اعلیٰ مالکوں اور بڑے زمیندار کی موروثی زمین۔

زمین الاٹ کرنے کا سکیل

اس سکیم کے ماتحت مستحق دعوے داروں کو بیس ہزار پیداواری انڈکس یونٹوں کی حد تک پوری زمین الاٹ کی جا سکے گی۔ البتہ اس سے زیادہ زمین کے مستحق دعوے داروں کو بیس ہزار یونٹوں تک پوری زمین اور باقی ماندہ کا پچاس فی صد دیا جائے گا۔ لیکن کسی حالت میں بھی چھتیس ہزار پیداواری انڈکس یونٹوں سے بڑھنے نہیں پائے گی۔ ان یونٹوں میں وہ اراضی بھی شامل ہوگی جو مغربی پاکستان کی بحالیاتی سکیم یا سیٹلمنٹ کی سکیم کے تحت الاٹ کی جا چکی ہوگی۔ اس سکیم کے تحت مغربی پاکستان کے ری ہیبلی ٹیشن کمشنر کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ مقامی علاقوں کے حالات و کوائف کے مطابق الاٹمنٹ کے سکیل مقرر کرے۔ اس میں یہ شرط بھی رکھی جائے گی کہ جن شہروں کی آبادی ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق ایک لاکھ یا اس سے زیادہ ہو۔ وہاں عارضی شہری سکیم کے تحت جو زمین الاٹ کی جا چکی ہے اس سے زیادہ زمین الاٹ نہیں کی جائے گی۔

درخواستیں

چیف سیٹلمنٹ اینڈ ری ہیبلی ٹیشن کمشنر اس سکیم کے تحت پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں کہ مستحق دعوے داروں کو فارم یو آر نمبر ا پر تیس ستمبر ۱۹۵۹ء تک الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں پیش کرنی چاہئیں۔ ان فارموں کے ساتھ حسب ذیل دستاویزات منسلک کر دینی چاہئیں۔

دعاوی کے ادارے کے متعلقہ افسر کے حکم کی مصدقہ نقل۔ یا فرد حقیقت جو سنٹرل ریکارڈ آفس کی طرف سے جاری کی گئی ہو۔ اور جس میں یہ واضح کیا گیا ہو کہ دعوے دار دیہی علاقے میں کتنی زمین چھوڑ کر آیا ہے جس کے لئے رجسٹریشن آف کلیمز ایکٹ مجریہ ۱۹۵۶ء کے تحت کلیم درج کرایا گیا ہے یا کلیم کی تصدیق کی جا چکی ہے۔ جالندھر شہر کے چاروں طرف واقع بستیاں بھی اس سکیم میں شامل ہیں۔ یہ بستیاں ہیں بستی نو شاہ قلی۔ مٹھو صاحب۔ بابا خیل۔ پیر داد خاں نیز گڑھا ونڈ حسن دار جو کالا سیدوں کی جاگیروں پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح تحصیل اور ضلع امرتسر کی سب اربن اسسمنٹ سرکل میں واقع زرعی زمینیں بھی سکیم میں شامل کر دی گئی ہیں۔ جن دعویداروں نے ذیل میں مندرج قوانین میں سے کسی ایک کے تحت دعاوی داخل کئے ہوں۔ اور ان کی تصدیق کرائی ہو وہ بھی اس سکیم کے تحت الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں پیش کر سکتے ہیں۔

(۱) مغربی پنجاب کے مہاجرین کی زمینوں کے کلیموں کی رجسٹریشن کا قانون مجریہ ۱۹۴۹ء

(۲) وفاقی دار الحکومت کے مہاجرین کی زمینوں کی رجسٹریشن کا قانون مجریہ ۱۹۴۹ء

(۳) شمالی مغربی سرحدی صوبے کے مہاجرین کی زمینوں کی رجسٹریشن کا قانون مجریہ ۱۹۴۹ء

(۴) ریاست بہاولپور کے مہاجرین کی زمینوں کے کلیموں کی رجسٹریشن کا قانون مجریہ ۱۹۴۹ء

(۵) سندھ کے مہاجرین کی زمینوں کے کلیموں کی رجسٹریشن کا قانون مجریہ ۱۹۵۰ء

(۶) ریاست خیرپور کے مہاجرین کی زمینوں کے کلیموں کی رجسٹریشن کا قانون مجریہ ۱۹۵۲ء

(۷) بلوچستان کے مہاجرین کی زمینوں کے کلیموں کی رجسٹریشن کا قانون مجریہ سنہ ۱۹۵۰ء

(باقی)

بھارت کو چین کے خلاف جارحانہ کارروائی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا

کمیونسٹ چین کی طرف سے بھارتی حکومت کو انتباہ

نئی دہلی ۸ ستمبر۔ کمیونسٹ چین نے بھارتی حکومت سے کہا ہے کہ وہ آئندہ چین کے کسی علاقہ میں جارحانہ اقدام اور اشتعال انگیزی نہ ہونے دے۔ ورنہ بھارت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

یہ انکشاف کل ایک وائٹ پیپر کے ذریعہ ہوا۔ جسے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں پیش کیا۔ اس وائٹ پیپر میں ۱۹۵۴ء سے اس وقت تک کے وہ خطوط اور یادداشتیں موجود ہیں جو دونوں ملکوں کی طرف سے ایک دوسرے کے نام بھیجے گئے ہیں۔ اسی طرح وہ معاہدے بھی موجود ہیں جن پر دونوں ملکوں نے دستخط کئے ہیں۔ وائٹ پیپر میں وہ بھارتی یادداشت بھی شامل ہے جو اٹھائیس اگست کو پیکنگ بھیجی گئی تھی۔ اس یادداشت میں چین پر الزام عاید کیا گیا تھا کہ اس نے بھارتی علاقے کے خلاف جارحانہ اقدام کیا۔ اس یادداشت میں چین کے اقدام پر شدید احتجاج بھی کیا گیا۔ بھارتی حکومت نے لکھا ہے کہ اگر ایک فریق کو دوسرے کے خلاف کوئی شکایت ہو تو اسے فوجی اقدامات کی بجائے پر امن بات چیت کے ذریعے رفع کر دینا چاہئے۔ اس یادداشت میں چین پر زور دیا گیا ہے کہ اسے لانگ جو نامی چوکی فی الفور خالی کر دینی چاہئے۔

وائٹ پیپر میں ستائیس اگست کا چینی احتجاجی مراسلہ بھی شامل ہے۔ جس میں الزام عاید کیا گیا ہے کہ بھارتی فوج مگ ژی تن کے جنوب میں واقع ایک مقام پر چینی علاقے میں داخل ہو گئی ہے۔ اور اس نے ۲۵ اگست کو چین کے سرحدی محافظ دستے پر فائرنگ کی۔

مراسلے میں کہا گیا ہے کہ چینی دستے نے اپنی حفاظت کے لئے گولیاں چلائیں جن کی وجہ سے بھارتی فوج کو چینی علاقے سے نکل جانا پڑا۔ اس مراسلے میں بھارت کے اس اقدام کو بہت بڑی اشتعال انگیزی قرار دیا گیا ہے اور بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ آئندہ چینی علاقے پر ایسا جارحانہ اقدام اور اشتعال انگیزی نہ ہونے دے ورنہ بھارت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور اس کی ساری ذمہ داری بھی بھارت پر عائد ہو گی۔

وائٹ پیپر میں ۱۹ اگست ۱۹۵۹ء کا ایک بھارتی مراسلہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ درحقیقت حکومت بھوٹان کی طرف سے حکومت [illegible] کے نام بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ بھارت کی اس ریاست کے امور خارجہ بھارت کی طرف سے انجام دیئے جا رہے ہیں۔ اس مراسلے میں احتجاج کیا گیا ہے کہ تاریخن کے مقام پر چینیوں نے بھوٹانی افسروں کے اسلحہ، گولہ بارود اور ان کے ٹٹو چھین لئے۔ یہ افسر تبت کے علاقوں سے گزرے ہوئے چھ بھوٹانی علاقوں کے انچارج ہیں۔

وائٹ پیپر میں بھارت کے اس احتجاجی مراسلے کا بھی ذکر ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ چینی افسروں نے تبت میں متعین بھارتی چپڑاسیوں کو گرفتار کر کے ان سے بدسلوکی کی۔ بھارت نے اس پر بھی احتجاج کیا ہے کہ چینیوں نے بھوٹانی پیغامبروں کو یاتنگ میں متعین بھارتی ٹریڈ ایجنسی تک پہنچنے نہیں دیا۔

برطانوی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

لنڈن ۸ ستمبر۔ وزیر اعظم ہیرلڈ میکملن کل ملکہ الزبتھ سے ملاقات کے لئے سکاٹ لینڈ روانہ ہو گئے۔ سیاسی مبصروں نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ وہ ملکہ سے دارالعوام توڑنے کی درخواست کریں گے تا کہ برطانیہ میں اگلے مہینے عام انتخابات کرائے جا سکیں۔

دریں اثنا عام توقع یہی ظاہر کی جا رہی ہے کہ اب ملک میں لیبر کے مقابلے میں کنزرویٹو زیادہ مقبول ہے اور انتخابات میں کامیابی کے پیش نظر ہی وزیر اعظم میکملن موجودہ دارالعوام کی میعاد ختم ہونے سے چھ مہینے پہلے ملکہ سے درخواست کر رہے ہیں کہ دارالعوام کو توڑ کر نئے انتخابات کرائے جائیں۔ یاد رہے کہ موجودہ دارالعوام کا انتخاب مئی ۱۹۵۵ء میں ہوا تھا اور برطانوی آئین کے تحت نیا انتخاب مئی ۱۹۶۰ء سے پہلے ہونا چاہئے۔

کراچی ۸ ستمبر۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے وفاقی دارالحکومت کے قیام کا جامع منصوبہ تیار کرنے کے لئے ایک کمیشن قائم کر دیا ہے جس کی صدارت کے فرائض میجر جنرل یحییٰ خان انجام دیں گے۔ کمیشن میں [illegible] ہوں گے اور وہ دارالحکومت کی تعمیر کے [illegible] تک منصوبہ تیار کرے گا۔

اعلان نکاح

میرے ماموں مکرم عبد الغفار صاحب ابن ٹھیکیدار اللہ بخش صاحب جدید کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ کا نکاح مسماۃ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کے ہمراہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے آٹھ صد روپیہ حق مہر مورخہ ۵/۹/۵۹ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے

کمال الدین تعلیم الاسلام کالج ـــ ربوہ